حوصلہ افزائی اور داد کی مستحق ہے

نوائے حیات | طبع دوم از جناب یحییٰ اعظمی صاحب تقطیع کلاں ضخامت ۲۰۴ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت ہے، پتہ:- دار المصنفین اعظم گڑھ۔

جناب یحییٰ اعظمی اردو کے مشہور اور معیاری شاعر ہیں۔ موصوف شاعری کے شبلی اسکول سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ان کے کلام میں اس اسکول کی تمام خصوصیات مثلاً خیالات میں تفکر اور عظمت بیان میں صفائی اور ستھرائی، روانی اور سلاست۔ تراکیب میں شکوہ و متانت پورے طور پر پائی جاتی ہیں ابتذال اور روشِ عام سے بچنے کا یہاں تک اہتمام کیا ہے کہ بقول مولانا سید سلیمان ندوی کے جنہوں نے اس مجموعہ پر آٹھ صفحات کا مقدمہ لکھا ہے "اس پورے مجموعہ کلام میں کوئی ایک شعر یا مصرعہ بھی ایسا نہیں ہے جو تخلص یا شاعر کے نام کی شرکت سے آلودہ ہو"

اس مجموعہ میں غزلیں تو برائے بیت ہی ہیں اگرچہ جتنی بھی ہیں کیف سے خالی نہیں پورا مجموعہ نظموں اور قطعات پر ہی مشتمل ہے جو مختلف عنوانات مثلاً حمد و نعت۔ صلوٰۃ و سلام [illegible]۔ ہم عصر۔ قومی، ملی و سیاسی، اخلاقی، ادبی اور نیچرل مناظر سے متعلق لکھی گئی ہیں اردو کے علاوہ فارسی کی بھی چند نظمیں اور قطعات ہیں اس میں شبہ نہیں کہ یہ مجموعہ کلام ہمارے ادبیات کے عناصرِ صالحہ میں ایک قابل قدر اضافہ ہے جس میں دعوتِ عمل بھی ہے اور حسنِ خیال و حسنِ ادا بھی جو شاعری بھی ہے اور حکمت بھی جس میں کیف و رنگینی بھی ہے اور لطافت سخن کے ساتھ درد و اثر بھی ہے اور حوصلہ و امید بھی جیسا کہ ہم نے کہا لائق مصنف کی زبان شگفتہ اور بامحاورہ ہے لیکن اس کے باوجود یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ بعض بعض متروک الاستعمال الفاظ مثلاً "ٹک" کے بجائے "تک" سکھانے کے بجائے "سکھلانا" (ص ۷۰ و ۱۵۰) سے اجتناب نہیں کیا گیا ہے اسی طرح بعض تراکیب بھی صحیح نہیں ہیں مثلاً "سراپا درد مند حیات" اور "اشرف المخلوقیت" (ص ۷۰ و ۱۵۰) کہ "سراپا درد مندِ حیات" اور "اشرف المخلوقاتیت" ہونا چاہیے تھا۔

اموبیٹیاں | از محترمہ بیگم [illegible] ندوی تقطیع خورد ضخامت ۹۰ صفحات کتابت وطباعت